ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۵) مطبوعہ ۶- نومبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۴)

ایڈیٹوریل نوٹس

وہ وقت آپہنچا- چاروں طرف مشن کے جلسے پریسبٹیری کے جلسے - اور اور مبارک جلسے جن میں خدا کے کام کے بندوبست اور انتظام کی تدبیریں سوچی جاتیں فراہم ہونے لگے ہیں- یہہ ہمارے کام کا ایک بڑا حصہ ہے- اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر بندوبست کیا جاوے اور اس پر عملدرآمد نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں- لیکن یہہ بھی سچ ہے کہ اگر بندوبست نہ کیا جاوے تو کوئی مقصد بھی کیونکر بر آئیگا- لازم ہے کہ جن کو خدا نے یہہ رتبہ دیا کہ خدا کی بادشاہت کے پھیلانے میں صلاح و مشورہ دیں کلیسیا کے سر اور سردار خداوند یسوع مسیح کے نام سے دعا مانگتے رہیں کہ ہمارے ذریعہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو- ہدایت کرنے والا روح پاک اگر ہمارے جلسوں میں موجود نہ ہو تو کیونکر ہمارے انتظام خدا کی مرضی کے مطابق ہو سکتے ہیں اور برکت حاصل کر سکتے ہیں- ہر ایک کی یہہ دعا ہو کہ خدا کی روح پاک جلسوں میں بولے تاکہ جو کارروائیاں کیجاویں اُن میں سے ہر بات کی نسبت یہہ کہا جا سکے کہ روح قدس اور ہمکو مناسب معلوم ہوا۔ کہ فلاں فلاں امر قرار پاوے +

آج بتاریخ ۲ نومبر ۹۶ء وہ جلسہ جس کا اشتہار دیا گیا اور جس کے واسطے دعائیں مانگی گئیں انبالہ شہر میں ہو رہا ہے- پرسوں ہی صبح سے حاضرین جلسہ جمع ہوتے رہے اور پُر زور اور سرگرم اور تاثیر بخش وعظ سنائے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حضوری بہر نوع نمایاں و عیاں ہے اور تمام کہتے ہیں کہ ہمارا یہاں پہنچنا اچھا ہے یہاں آنیسے مغرور دلوں نے فروتنی اور غریبی اور حلیمی کو سیکھا یہاں کا آنا اُن دلوں کو جو خداوند یسوع مسیح سے دور رہتے ان کو خداوند یسوع مسیح کے پاس کھینچ لانیکا باعث ہوا- پیارے ناظرین! دل ہلانیوالے وعظوں سے سامعین کی طبیعتوں پر ایک عجیب وجد کی حالت پیدا ہو گئی تھی- غرضکہ ایسے ایسے روحانی نظارے دیکھنے میں آئے کہ عرصہ دراز تک لوگوں کے دلوں پر یہہ اثر قایم رہیگا- اور لوگ نہایت شکریہ اور عظیم فوایدکے ساتھ واپس جائیں گے یہاں آنے سے ہر شخص کو روحانی برکت حاصل ہوئی- اور بہت سے روحانی سبق سیکھے مسیحی بھائیوں نے اس جلسہ کا ایسا مزا چکھا ہے کہ اگرچہ تین سو کے قریب بھائی موجود ہیں- لیکن یقین ہے کہ آئندہ بہت زیادہ لوگ میلوں میں آیا کریں گے اور کیوں نہ آویں کیونکہ ایسے موقعوں پر بہت بڑا روحانی لطف حاصل ہوتا ہے- یہہ وہ لطف ہے کہ جس سے انسان کی طبیعت بدلجاتی ہے اور اُس کا دلی مقصد پورا ہوتا ہے یہہ وہ موقعہ ہے کہ جہاں کام کے لئے تیاری کیجاتی ہے- یہہ وہ جگہہ ہے کہ جہاں انسان کو روحانی طاقت اور ہمت بخشی جاتی ہے- ممکن ہے کہ کوئی خیال کرے کہ اس میں وقت گذرنے سے معمولی روحانی کام میں حرج واقع ہوگا لیکن اے ناظرین! حاضرین جلسہ سے تو کوئی ایسا نہیں کہیگا اور نہ ایسا خیال کریگا بلکہ متفق البیان لوگ یہہ کہتے ہیں کہ اُس برکت کے وسیلہ سے جو ہمکو ملی ہے اور اُس روحانی قوت و طاقت کے ذریعہ سے جو ہمکو عطا ہوئی ہے جو کام دو مہینے میں مشکل سے کر سکتے تھے ایک ہی مہینے کر ڈالیں گے- دور و دراز مقامات میں رہنے کے سبب سے یا بیماری یا کسی خاص کام یا اُس کی قدر نہ جاننے کی وجہہ سے جن صاحبوں کو تشریف لانے کا موقعہ نہ ملا ہم اُنپر افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ کاشکہ وہ اس برکت عظمیٰ اور اس نعمت کبریٰ سے محروم نہ رہتے اور جو لوگ غفلت و بے پروائی سے حاضر نہیں ہوئے ان پر اور بھی زیادہ افسوس ہے کہ اُنہوں نے اپنے تئیں ایک بہت بڑی برکت سے محروم رکھا +

اُمید ہے کہ اس کا مفصل حال مراسلات میں درج ہوگا +

نور افشاں

پادری - اے - ایچ - ریونگ صاحب - ایم - اے - ایڈیٹر

اسسٹنٹ ایڈیٹرز { پادری جی - ایل ٹھاکر داس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب + مسٹر ایم - ایل مُحی الدین صاحب بی - اے + پادری طالب الدین صاحب بی - اے + پادری پی - سی - اوپل صاحب }

کفارہ

مسیحی مذہب کی تعلیمات ایسی نرالی اور انوکھی - اُس کے محاورات اور اصطلاحیں ایسی نئی اور عجیب معلوم ہوتی ہیں کہ دُنیا کے عالم اور فلاسفر اُن کو لایعنی اور دائرۂ عقل سے خارج سمجھکر رد کر دیتے ہیں - وہ اِن کو عقل کے خلاف سمجھتے ہیں گو یہہ فیصلہ سراسر غلط اور اُن کی کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے پر تاہم تعجب کا باعث نہیں - تعجب اُس وقت ہوتا اگر دُنیا اور دنیا کے عالم ان باتوں کی آؤبھگت کرتے اور بغیر مخالفت کے ان کو قبول کر لیتے - دنیا اپنوں کی قدر کرتی ہے اُن کی خاطرداری اور تواضع میں اُنکی پاسداری اور خدمت میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتی - اُن کے لئے اُسکا ہر کونہ اور گوشہ آغوش مادر کا کام دیتا ہے - اور ہر سمت سے "آؤ بر سر و چشم من نشینی" کی صدائیں آتی ہیں - مسیحی مسایل اور تعلیمات اپنے بانی اور موجد کیطرح اوپرے ہیں وہ اہل دُنیا کی طبیعت اور مزاج سے موافقت نہیں رکھتے - وہ چاہتے ہیں کہ دُنیا کی طبیعت کو بدل دیں اُس کے مزاج میں انقلاب پیدا کر دیں اور اُسے اپنی طبیعت اور مزاج کے موافق بنائیں پر وہ نہیں چاہتی کہ ایسا ہو - تمام عالم کا اُنکی مخالفت میں صف آرا ہو جانا - اور اُنکی استیصال کے فکر میں ہمہ تن مصروف رہنا ثابت کرتا ہے کہ ان کی اصل انسان سے نہیں - جس شخص کو روح کا انجن نصیب نہیں ہوا وہ ان کو دیکھنے میں حیران ہو جاتا ہے اور دل میں کہتا ہے کہ اگر میں سوچتے بیٹھتا تو کبھی ایسی ناقابل اعتبار باتیں نہ گھڑتا - بائبل کے مصنفوں کی عقل کہاں چرنے گئی تھی - اُن کی آنکھوں پر کیا پردہ آ گیا تھا - کیا چربل چھا گئی تھی جو ایسی باتیں لکھ گئے جن کو دیکھتے ہی انگشت بدندان ہونا پڑتا ہے - بھلا تثلیث اور کفارہ بھی کوئی ایسی باتیں ہیں کہ ارباب عقل اُن کو قبول کریں - بائبل کے مصنف بھی اسی دُنیا کے آدمی تھے وہ بھی دُنیا کے لوگوں کی طرح عقل اور سمجھ رکھتے تھے اور جس طرح آج لوگ اِن باتوں کو نہیں سمجھتے اور ان مشکلات کو حل نہیں کر سکتے اسی طرح وہ بھی نہیں سمجھتے تھے اور اگر اُن کو نور ہدایت عطا نہوتا اور اطاعت اور فرمانبرداری کی روح نہ ملتی تو وہ بھی یونانی حکیموں اور رومی داناؤں کی طرح اِن باتوں کو بازیچۂ طفلاں سمجھکر لات مارتے - پر جب اُن کو روحانی بینائی حاصل ہوئی جس سے یہہ باتیں "بوجھی" جاتی ہیں تب اُن کی آنکھوں کے سامنے نیچر کی کتاب کے حروف روشن ہو گئے اور اُنہوں نے دیکھا کہ یہہ باتیں عقل کے خلاف نہیں اور نہ قوانین فطرت پر اُن کے سبب سے کوئی صدمہ آ سکتا ہے - مطابقت کو نہ دیکھنا نقص بینائی یا ضعف بصیرت کے باعث سے ہے - جس کرہ میں مسیحی صداقت پرواز کرتی ہے وہاں قدم تعقل کا گذر ہونا خواہ وہ لاکھ بلند پروازیاں کرے ناممکن ہے - مخالفت نہیں - تناقض نہیں - ضد نہیں - بات صرف اتنی ہے کہ ایک کا مسکن پہاڑوں کی بلند چوٹیوں پر ہے - اور دوسری کی رہائش گاہ وادیوں کے نشیب اور گڑھے ہیں - ایک آسمانی ہوا میں اُڑ رہی ہے اور دوسری زمین کی سطح پر چلتی ہے - ایک آسمان سے آسمانی اور دوسری زمین سے زمینی ہے - مسیحی مذہب کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم کفارہ کی ہے - دُنیا کا فیصلہ اس کی نسبت یہی ہے کہ یہہ خبط کا مسودہ اور دماغی فتور کا نتیجہ ہے - نادانی کا ثبوت اور بیوقوفی کا نشان ہے - کون کسی کے عوض دکھ اُٹھا سکتا ہے - کون کسی دوسرے کی جگہہ جان دے سکتا ہے اور سزا اُٹھا سکتا ہے - یہہ ناممکن ہے - تجربہ کے خلاف اور قوانین فطرت کے مخالف - مگر جب واقعات پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ تمام دعوے غلط اور بے بنیاد ہیں - کوئی قانون نہیں ٹوٹتا اور نہ تجربہ کو ضرب پہنچتی ہے - بلکہ دُنیا کے پردہ پر ہر طرف سے اِس الٰہی تعلیم کی تاکید و تائید ہوتی ہے ہم یہاں ہلی صاحب کے لکچر سے وہ مقام پیش کرینگے جو ایک خادم الدین نے سامعین کو اپنے سرمن کی ذیل میں پڑھکر سنائے ناظرین اُس سے ظاہر ہو جائیگا کہ صحیفۂ فطرت کا ہر ورق اور ہر صفحہ اس الٰہی اصل تعلیم کی تائید کرتا ہے +

ا - نیچر - نیچر سے ہر جگہہ قربانی کا اصول مترشح ہے - ہمارے کوئلوں کی کانیں اور انبار اپنی زبان حال سے بیان کرتے ہیں کہ درخت جنگلوں کے جنگل سطح زمین پر جمے اور گر گئے تاکہ ہمارے دُخانی کارخانوں کو ایندھن نصیب ہو - کوئی شخص مسند امارت پر متمکن نہیں ہوتا جبتک کوئی اور خاکستر افلاس پر نہ بیٹھے یہاں عوض معاوضہ اور ادلا بدلی کا بازار ہمیشہ گرم رہتا ہے - چٹان کے گھسنے اور گلنے سے کائی کی پرورش ہوتی ہے - اور کائی وغیرہ کے گل جانے سے جھاڑی پرورش پاتی ہے - جھاڑی کی تباہی سے درختوں کو غذا اور بالیدگی نصیب ہوتی ہے - پھر اِن درختوں کے پتّے گر جاتے ہیں تاکہ ٹہنیوں میں پھول آئیں اور پھل لگیں - پھر بیج پک کر گر جاتے ہیں تاکہ اُن جانوروں کو خوراک حاصل ہو - جو اُسکی ٹہنیوں میں چہچہارہے ہیں - پھل بھی گر پڑتا ہے کہ آدمی کا نقل اور ناشتہ بنے - فصلوں کی پیداوار انسان کو تجارت اور حکومت اور تحصیل علم کے لئے طاقت بخشتی ہے - ادنیٰ درجہ کی چیزیں مرتی رہتی ہیں تاکہ اعلیٰ درجہ کی چیزیں جیتی رہیں - یہاں سے یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ عالم اخلاق میں اعلیٰ مقام ہے تاکہ ادنیٰ جئے - پر یہہ بات منجی انسان کی ہستی کے برخلاف نہیں - وہ ہستی قانونِ قدرت کے عین مطابق ہے +

۲ - تہذیب کے حدود میں بھی یہی بات نظر آتی ہے جب ہنٹس Hamesa نام ایک ہیرو کا ہے (نے جیسا ورجل (نام ایک شاعر کا ہے) بیان کرتا ہے درخت مرٹل کی ٹہنی توڑی تو اُس درخت کے مساموں سے خون کا پسینا نکل آیا - پر یہہ شاعرانہ طریقہ





ہو اسبات کو ادا کرنے کا کہ تہذیب ایک درخت ہے جس کی نشو و نما بارش یا برف کے پانی سے نہیں ہوتی۔ اُسکی غذا اُن وطن دوست لوگوں کا خون اور نبیوں کے آنسو ہیں جنکل اپنی خدمات کی بجا آوری میں اپنی جان کو صدقہ کر بیٹھے +

آزادی کے شہید۔ ان پیشواؤں کی قسمت میں نہ تھا کہ اپنی محنتوں کے پھل دیکھیں۔ وہ کفارہ کی موت مر گئے۔ اُن کے نام بھی باستثناء معدودے چند صفحۂ دنیا سے مٹ گئے۔ اب یہی زیبا ہے کہ ہم اقرار کریں کہ اُن کے دُکھوں نے جو اُنہوں نے ہمارے عوض میں جھیلے بادشاہوں کی مطلق العنانی کو روکا اور ہماری آزادی کو حاصل کیا۔ اُنہوں نے ہمکو غلامی کی قید سے رہا کیا اور اپنے خون سے ہماری آزادی مول لی۔ اُن کے کارناموں اور اولوالعزمیوں کے سامنے ہماری بہادری اور شجاعت کے کام ایسے نظر آتے ہیں جیسے دراز قد ملوطوں کے مقابل خار دار جھاڑیاں جو اُن کے قدموں سے لگی ہوتی ہیں +

۳۔ حُبّ انسانی۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ پیٹیسن (Patteson) صاحب جیسے شخص نے جو ایٹن کالج کا ایک شجاع اور صاف دل اور پاک طینت متعلم تھا انگلستان میں ترقی اور عزت حاصل کرنے کی تمام اُمیدوں کو یکقلم چھوڑ دیا تاکہ بحرالکاہل کے وحشیوں کے درمیان بشارت کا کام کرے۔ دو دفعہ اُسے سمندر میں عین بحری درندوں کے درمیان (شارک اور ڈول فش اور زہریلی مچھلیوں کے) کودنا پڑا تاکہ اُن زہریلے تیروں سے بچے جنکی بوچھاڑ اُس کے بدن پر ہو رہی تھی اور جنکا ذرا سا چھو جانا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنا تھا۔ آخرکار اسی خدمت کی انجام دہی میں انہیں وحشی نژاد لوگوں کے ہاتھ سے مارا گیا جن کے لئے اُس نے کئی بار اپنی جان کو معرض خطر میں ڈالا تھا۔ پر اُس کی محسنانہ خدمات کے خیال نے خونیوں کے ضمیر کو ایسا بے آرام اور پشیمان کیا کہ اُنہوں نے اس نوجوان شہید کی لاش کو ایک کھلی کشتی پر رکھا تاکہ وہ چھپلے اور ننگوں پانی کی سطح پر پر سوہتی پھرے۔ اور اُس کے ایک ہاتھ کو دوسرے پر یوں رکھدیا کہ دیکھنے والے کو معلوم ہو کہ گویا دعا مانگ رہا ہے +

لونگ سٹون (Livingstone)

وفادار سٹسی نے اس ہیرو کی نسبت یوں بیان کیا ہے کہ اِس جوانمرد نے جو اِس وقت افریقہ کے بخار کے تیس حملوں کے سبب سوکھ کر کانٹا اور صورت میں مثال سارنگی تھا سٹنلی صاحب کی منت و سماجت کی مطلق پروا نہ کی بلکہ اُلٹا الٹی طرف لوٹنا پسند کیا اور پھر نویں دفعہ دریائے نیل کے منبع کے سُراغ اور بردہ فروشوں کی پوشیدہ اور نامعلوم بستیوں کی تلاش میں چل نکلا۔ پر جاتے ہی صحرا کی خطرناک راہوں میں جان بحق ہوا۔ کوئی ہموطن ساتھ نہ تھا اور نہ بہن اور بیٹے پاس کہ اُس کی بخار سے جلی ہوئی پیشانی پر ٹھنڈا پانی لگائے یا پتھرائی ہوئی آنکھوں کو بند کرے آخر تک اُس کام میں جو اُسکی زندگی کا کام تھا وفادار رہا۔ اور مرتے وقت اُن اپنے ہاتھ سے یہہ الفاظ رقم کر گیا۔ "میں اپنی تنہائی کے عالم میں جو کچھ اور کہہ یا کر سکتا ہوں سو یہہ دعا ہے کہ خداوند اپنی بڑی بڑی برکتیں اُس شخص پر نازل فرمائے جو دُنیا کے اِس بُرے زخم کو (مراد افریقہ کی قابل رحم حالت سے) چنگا کرنے کی کوشش کرے گا"! کیا سبب ہے کہ اس کے بعد دس برس کے عرصہ میں افریقہ نے وہ نمایاں ترقی کی جو اس سے پہلے دس صدیوں میں بھی اُسے نصیب نہ ہوئی تھی؟ ساری دُنیا جانتی ہے کہ اس ترقی کی وجہ سکاٹلنڈ کے شریف بہادروں میں سے ایک بہادر کی جان نثاری تھی۔ بکلی صاحب کے لیکچر سے ہمکو صرف یہی مقام جو اوپر درج ہو چکے ہیں ہاتھ آئے۔ لیکن غور کرنے سے کفارہ کے اُصول کی مثالیں اور نظیریں بے شمار سامنے آتی ہیں۔ تاریخ کے واقعات ہر طرف سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ جو لوگ انگلستان کی تاریخ سے واقف ہیں ان کو وہ حال یاد ہوگا جو ایڈورڈ سوم کے عہد میں باشندگان کیلے (Calais) پر گذرا۔

بادشاہ اس شہر کو اپنے قبضۂ تصرف میں لانا چاہتا تھا مگر اہالیان شہر مقابلہ کی ٹھانے بیٹھے تھے۔ شہر کا محاصرہ کیا گیا مگر شہر والے مخالفت اور مقابلہ پر بدستور ڈٹے رہے۔ اسی طرح سال گذر گیا۔ اِدھر اُدور رڈ کی برداشت کا سرمایہ ختم ہو گیا اُدھر شہر میں غذا اور دیگر اسباب زیست تمام ہو چکے آخر شہر والوں نے بھوک پیاس سے تنگ آکر صلح کا پیغام بھیجا۔ بادشاہ جو مارے غضب کے آگ بگولا ہو رہا سخت طیش میں آکر بولا کہ جان بخشی اور جانبر ہونے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہہ ہے کہ رؤسا شہر سے چھ آدمی بلا قید شرائط میرے حوالہ کئے جائیں۔ اور میں اُن سے اپنی مرضی کے مطابق سلوک کرونگا۔ اِس خبر وحشت اثر کے آنے پر لوگوں نے آہ و فغان کا شور بلند کیا۔ اس رنج و الم کے عالم کو دیکھکر ایک وطن دوست اور رقیق القلب تاجر نے جو شہر میں سب سے مالدار اور صاحب عزو وقار تھا کہا بھائیو اگر شہر کی رہائی کی صورت یہی ہے تو میں اپنی خوشی اور رضامندی سے اپنی جان اپنے شہر پر تصدق کرتا ہوں۔ پانچ اور اشخاص اِس نیک نمونہ سے مؤثر ہو کر میدان جان نثاری میں نکل آئے۔ پاؤں سے ننگے۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں۔ گلے میں پھانسی کے رسے ڈالے بادشاہ کے سامنے آموجود ہوئے۔ اِن کی جوانمردی اور قابل رحم حالت نے دیکھنے والوں کے دل نرم کر دیئے۔ حاضرین کی آنکھوں اور چہروں سے ہمدردی ٹپکتی تھی۔ مگر بادشاہ کی آنکھوں اور چہرہ سے خون برستا تھا کوئی سفارش کارگر نہوئی بادشاہ کے نعرۂ غضب کو کسی بات نے پانی پانی نہ کیا۔ وہ یہی کہتا تھا اُنہوں نے میرے خوبصورت اور سجیلے جوانوں کا خون بہایا ہے۔ میرا جی بھی اُسی وقت ٹھنڈا ہوگا جب میں اِن کے گوشت کو طعمۂ زاغ و زغن بناؤنگا۔ ملکہ بھی اِس موقعہ پر حاضر تھی اور اِس نظارۂ جانگاہ کو دیکھ رہی تھی اِس مردانہ صفات عورت نے اپنے بادشاہ شوہر کی مہمات ملک گیری اور معرکہ دار و گیر میں اکثر مدد کی تھی اور مزید برآں اس وقت بہ

بھاری اور نئی مراد کی اُمید سامنے تھی سب کوئی اور صورت نہ رہی اور اپنے آپ کو ضبط نہ کرسکی تو آنسو بھری آنکھوں سے شوہر کے پاؤں پر گر پڑی اور الحاح اور زاری سے کہنے لگی۔ اے عالیجاہ بادشاہ جب سے میں نے خطروں سے بھکر سمندر کو عبور کیا ہو تب سے اپنے حضور سے کچھ نہیں مانگا اور اس وقت میں یہہ منت کرتی ہوں کہ خدا کے واسطے ان قیدیوں کے خون سے درگذر کیجئے۔ بیوی کے آنسوؤں نے شوہر کے دل کو پانی پانی کر دیا۔ درخواست منظور ہوئی اور قیدی آزاد کئے گئے۔ اس احوال سے کفارہ کی دو مثالیں ظاہر ہوتی ہیں چھ شخصوں کا اپنے شہر کے لئے جان جوکھوں میں ڈالنا اور ملکہ انگلستان کا شاہی مسند سے اُتر کر سرِ دربار ان خود انکاری کے ہیروؤں کی جان بخشی کے لئے بادشاہ کے پاؤں پر گر جانا۔ کیا ظاہر نہیں کرتا کہ اس دُنیا میں ایک کی عوض دوسرا دُکھ اُٹھاتا رہتا ہو؟ ایک کی عوض دوسرا پشت اور پیچ بنتا رہتا ہو؟ صفحہ تاریخ پر کئی نام ایسے چمکتے ہیں جنہوں نے اپنی جانیں دیکر اُن کو جو لہروں کے تھپیڑے کھا کر قعرِ دریا میں ڈوبے جاتے تھے بچا لیا۔ صد ہا کشتی شکستگان کو کنارِ سلامت تک پہنچایا۔ متعدی بیماریوں کے منہہ میں جاکر۔ بیمار ہو جانے کے خطروں میں گرفتار ہوکر بیویوں کو بیوا اور بیٹے بیٹیوں کو یتیم بننے سے بچا لیا۔ میدان نبرد میں اپنا خون بہا کر اپنے ملک اور ہموطنوں کو قیدِ غلامی سے چھڑا لیا اے پڑھنے والے اپنے گناہوں کو اور خدائے عادل کو دیکھ جب وہ تختِ عدالت پر جلوس فرمائیگا تب شفاعت اور سفارش کی کچھ پیش نہ چلے گی۔ کیا تو احکام الٰہی کو پورے طور پر بجا لاتا ہو کیا تو ہر امر میں مطیع اور فرمانبردار ہو یا باغی اور سرکش۔ دیکھ اپنی حالت کو دیکھ۔ اور کتاب دل کا ایک ایک ورق پڑھ ڈال۔ تو اس کتاب کے ہر صفحہ اور ہر سطر میں بغاوت اور سرکشی انحراف اور مقابلہ منصوبہ اور سازش کا مضمون پائیگا۔ پیارے دوست احکم الحاکمین کی شان اور عزت اور عظمت کو دیکھ۔ گناہ کی مزدوری موت ہو اور نافرمانی کے فرزندوں پر

اُس کے غضب کی بجلی گرنیوالی ہو۔ اور قانون قدرت کے مطابق جیسا میں اوپر دکھا چکا ہوں ایک عوضی کی ضرورت ہو۔ ایک الکٹرک راڈ (برقی بلا) کی ضرورت ہو جو اس بجلی کو اپنے اوپر لیکر تیرے خرمن ہستی کو بھسم ہونے سے بچائے۔ میں بتلاتا ہوں وہ کون ہو وہ یسوع ناصری ہو جو ہمارا درمیانی۔ ہمارا کفارہ اور ہمارا سردار کاہن ہو۔ کیونکہ "یقیناً اُسنے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھا لیا۔ . . . وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے سبب کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں" یسعیاہ ۵۳: ۴-۵ +

مراسلہ

بقیہ

کیا قرآن میں کتب مقدسہ بیبل کی تحریف کا دعویٰ ہو؟

۳۔ مظاہر حق جلد ا صفحہ ۹۷ +

وعن جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنسخة من التوراة فقال یا رسول الله هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ ووجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لو بدا لکم موسی فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسی حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواه الدارمی۔

ترجمہ۔ اور روایت ہو جابر سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب لائے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ توارت کا پس کہا اے رسول خدا کے یہہ ہی نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت۔ پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا۔ اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو گم کریں تجھکو گم کرنے والیاں کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو۔ پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرے آں حضرت کے۔ پس کہا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اُس کے سے راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر۔ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اُس کے ہو اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم اُن کی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے۔ اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری۔ روایت کی یہہ دارمی نے۔

اب جائے غور ہو کہ توریت کو نہ صرف یہود ونصاریٰ کی

سکنہ مدینہ ہی پڑہتے تھے بلکہ وہ محمدیوں کے ہاتھہ میں بھی تھی اور وہ اُس کو پڑہتے تھے ۔ چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہو کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس تھی اور جب وہ اُس کو محمد صاحب کے پاس لاکر پڑہنے لگے تو محمد صاحب نے نہیں فرمایا کہ یہہ توریت محرف ہو تو اُسکو نہ پڑہ بلکہ محمد صاحب اس لئے تردد میں پڑکر غصہ سے بھر گئے کہ کہیں توریت کے پڑہنے سے یہہ لوگ مجھکو ترک کرکے موسیٰ کے پیرو نہ ہوجاویں ۔ اور معلوم ہوتا ہو کہ محمد صاحب کے چہرہ کے تغیر سے عمر بن خطاب نے بھی یہی سمجھا اور فوراً یہہ کہا ۔ "پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھہ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اُس کے سے راضی ہوئے ہم ساتھہ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر" اور اسپر محمد صاحب کے جواب سے بھی یہی اندیشہ اُن کا اور سبب غصہ ہونے کا پایا جاتا ہو جیسا کہ اُنہوں نے کہا "قسم ہو اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھہ اُس کے ہے ہو اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم اُن کی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی راہ سے" ۔ اس جواب سے صاف ظاہر ہو کہ موسیٰ کی پیروی کرنا محمد صاحب کو چھوڑکر گمراہ ہونا ہو اس لئے محمد صاحب نے عمر پر اپنا غصہ ظاہر کیا ۔ یاد رہے کہ یہہ وہی موسیٰ ہیں جن کی قرآن و احادیث میں محمد صاحب بہت تعریفیں کرچکے تھے اور اب اُن کی پیروی کو سیدھی راہ سے گمراہی بتاکر اپنے سب اقوال کو خود ہی جھوٹھا کررہے ہیں ۔ لیکن سب ہوشمند خود جان سکتے ہیں کہ موسیٰ کی پیروی کو چھوڑکر آپ اور آپکی پیروی کیا کچھہ ہیں ۔ اگر موسیٰ کی تعلیم سے جو اقتباس قرآن و احادیث میں درج ہیں نکالکر خاص محمد صاحب کی تعلیم و پیروی پر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو ظاہر ہوسکتا ہو کہ موسیٰ کی پیروی گمراہی ہو یا آپ کی ۔ لیکن اہل دانش جانتے ہیں کہ آپ موسیٰ کی پیروی کو کیوں گمراہی بتاتے ہیں کیونکہ جو دعویٰ آپ نے قرآن میں اس باب میں کیا تھا کہ توریت میں موسیٰ نے میرے نبی ہوکر آنے کی خبر دی ہو وہ موجودہ توریت سے جس کو آپ بار بار بھی کہہ چکے تھے اور جس کا تحریف ہونا ممکن تھا یا یہہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکا ۔ اور پھر یہہ جو محمد صاحب نے عمر کی دل جمعی کرنے کے لئے کہا "کہ اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری" صاحبو یہہ کیا بات ہو کہ جب موسیٰ زندہ تھا تو کیا اُس نے محمد صاحب کی نبوت کی خبر کو نہیں پایا تھا اگر محمد صاحب کی نبوت کی خبر کو پایا تھا تو ضرور محمد صاحب کی نبوت کو پایا ہوگا کیونکہ نبوت کو یا اُس کی خبر کو پانا ایک ہی بات ہو ۔ جیسا کہ دیکھکر یا سنکر ایمان لانا ایک ہی بات ہو ۔ لہذا اس سے ظاہر ہوتا ہو کہ اگر موسیٰ نے محمد صاحب کی نبوت کی کچھہ خبر پائی ہوتی اور توریت میں بھی درج اُس وقت یہودیوں و عیسائیوں اور محمدیوں کے ہاتھہ میں بلا تحریف و صحیح موجود تھی ، محمد صاحب کی نسبت بیان کیا ہوتا تو محمد صاحب ایسی کتاب کے پڑہنے سے کہ جس میں اُس کے نبی ہونے کی خبر دی گئی ہوتی کسی کو پڑہتا دیکھہ یا سنکر ہرگز غضب ناک نہ ہوجاتے اور نہ یہہ اندیشہ دامنگیر ہوتا کہ اس کو یہہ لوگ پڑہ کر موسیٰ کی پیروی کرینگے اور مجھے ترک کردینگے ۔ اور اگر محمد صاحب کے خیال میں بھی ہوتا کہ یہہ توریت تحریف کی گئی ہو تو بھی یہہ اندیشہ نہ کرتے کہ اس کے پڑہنے سے لوگ موسیٰ کی پیروی کرینگے بلکہ برعکس اس کے اُن کو یہہ اُمید ہوتی کہ اس کے پڑہنے سے ان کا ایمان میرے نبی ہونے کی نسبت پختہ ہوجائیگا ۔ نہ یہہ کہ اُس کے پڑہنے والے مجھکو چھوڑ دیں گے ۔ غور کرو اُدھر تو قرآن و احادیث میں یہہ دعویٰ کہ موسیٰ نے میرے نبی ہوکر آنے کی پیشینگوئی کی ہو اور وہ توریت میں لکھی ہوئی موجود ہو ۔ اور اِدھر یہہ کہ جب عمر جو اُن کا خاص یار تھا توریت کو پڑہتا ہو تو آپ اس تشویش میں پڑجاتے ہیں کہ میرے یار غار اسے پڑہ کر مجھے چھوڑ نہ دیں ۔ سو اغلباً اوائل میں جو آپ نے یہہ دعویٰ کیا تھا کہ موسیٰ نے میرے حق میں پیشینگوئی کی ہو اور وہ توریت میں لکھی ہوئی ہو ۔ اُس کا باطل ہونا آپ پر ثابت ہوگیا ہوگا اور یقین ہوگیا ہوگا کہ اگر کوئی توریت کو پڑہیگا تو ضرور اُس پر میرے دعویٰ کا بطلان ظاہر و ثابت ہوجائے گا ۔ اور لوگ مجھکو چھوڑ دیں گے لہذا غضب ناک ہوکر اپنے باطل دعوے کے باطل ہونے کے چھپانے کی کوشش کی ۔ پس ہم اس بات کے پوچھنے سے باز نہیں آسکتے کہ جس کتاب کو محمد صاحب کلام اللہ و منزل من اللہ جانتے اور اُس پر ایمان رکھتے اور اُسے ہدایت و رحمت سمجھتے ۔ اور اُس کی نسبت یہہ گمان کرتے تھے کہ اس میں میرے نبی ہونے کی خبر ہو ۔ پھر اُس کے پڑہنے والے پر ایسے غضبناک کیوں ہوئے ؟ اور اگر یہہ تورات محرف تھی تو اُس کے پڑہنے والے پر موسیٰ کی پیروی کرنے کا اندیشہ کیوں دامنگیر ہوا ؟ +

پس ان احادیث مذکورہ سے نہ صرف یہہ ثابت ہو کہ توریت مخالفین و موافقین کے پاس ہونے کے سبب تحریف نہ ہوسکتی تھی ۔ بلکہ یہہ بھی ظاہر ہو کہ موسیٰ جب تک زندہ تھا اُس نے محمد صاحب کی نبوت کی نسبت کوئی خبر نہ پائی تھی اگر موسیٰ نے کوئی ایسی خبر پاکر توریت میں لکھی ہوتی تو ضرور توریت کے پڑہنے والے ایک بچے محمدی کی نسبت محمد صاحب کو ہرگز اندیشہ نہ گذرتا کہ اُس کے پڑہنے سے کبھی وہ مجھ کو ترک نہ کردے ۔ سو ظاہر ہو کہ نہ تو توریت تحریف ہوگئی تھی اور نہ اُس میں کوئی پیشینگوئی محمد صاحب کے نبی ہوکر آنے کی تھی +

الراقم
طامس ہاول بشیر

وعظ

از ریورنڈ مولوی عماد الدین صاحب لاہز ڈی ڈی

دیکھ یہہ (لڑکا) اسرائیل میں بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے ۔ اور خلاف گوئی کے نشان کیواسطے رکھا ہوا ہے اور تلوار تیری جان کے اندر بھی گذر جائیگی تاکہ بہتوں کے دلوں کے خیال کھل جائیں (لوقا ۲: ۳۴ و ۳۵)

ہمارا خداوند یسوع مسیح جب ۴۰ دن کا ہوا تھا شرع کے موافق خدا کی ہیکل میں لایا گیا تاکہ وہ قانون شرع جو (احبار ۱۲: ۱ سے ۵ و گنتی ۳: ۱۳ و خروج ۱۳: ۱۳ سے ۱۵ تک) لکھا ہے مکمل ہو کے اُٹھ جائے کیونکہ وہ قانون صرف اسی کیلئے اور اسی کے سبب سے لکھا گیا تھا سب پہلوٹے لڑکے نذر کیا جو خروج مصر کے بعد مسیح کے آنے تک صرف پہلوٹا ہونے کی مشابہت کے سبب خدا کے حضور میں لائے گئے تھے کسی کے ساتھ ایسا معاملہ کبھی نہیں گذرا جیسا ہمارے خداوند کے ساتھ ہوا کہ جس وقت اُس کے ماں باپ اُسے اندر لا رہے تھے کہ شرع کے موافق عمل کریں غالباً دروازہ کے اندر گھستے ہی شمعون نبی نے کہ اُس وقت خدا کی روح سے معمور تھا اس لڑکے کو جلدا اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیا بظاہر شمعون نے اُٹھا لیا فی الحقیقت اُس نے اُٹھا لیا جس کی روح اُس وقت شمعون میں بول رہی تھی شمعون نے اُسے اُٹھا کے اولاً خدا تعالی کی حمد و ثنا کی۔ پھر کہا کہ میں اب دُنیا سے بسلامتی جاتا ہوں کیونکہ میری آنکھوں نے تیری اُس نجات کو دیکھ لیا جو تو نے سب آدمیوں کے لئے تیار کی ہے یعنے یہہ لڑکا سارے جہان کے لئے نجات و سلامتی ہے اور قوموں کی روشنی کے لئے ایک نور ہے ۔ اور خدا کی قوم بنی اسرائیل کے لئے جلال ہے اور جلال سے مراد یہاں وہی جلال ہے جو خیمہ کے درمیان اور عہد کے صندوق میں اور ہیکل شریف میں رہا تھا وہ خدا کا جلال تھا اور اب وہی صاحب جلال مجسم انسان ہو کے آگیا ہے ۔ اِن باتوں کے بعد شمعون نبی نے مریم کی طرف مخاطب ہو کے اُس کو یوں کہا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل کے درمیان بہتوں کے گرنے اور اُٹھنے کے لئے خدا سے رکھا گیا ہے بہت لوگ اس سے ٹھوکر کھا کے گرینگے اور بہت لوگ ابدی زندگی کے لئے اس کے وسیلہ سے اُٹھیں گے اور بہت لوگ اُس کی نسبت خلاف گوئی کرینگے ۔ اور یہہ لڑکا مارا بھی جاویگا بلکہ تو بھی اس کی موت کے وقت حاضر ہوگی کہ تیری جان میں بھی تلوار گذر جائیگی ۔ اور یہہ سارا معاملہ جو اُس کے ساتھ ہوگا اس لئے ہے کہ بہتوں کے دلوں کے خیال ظاہر ہو جائیں کہ وہ کس طرح کے آدمی ہیں اور اُن کی دلی خواہشیں کیا ہیں وہ خدا کے طالب ہیں یا دنیا کے بندے ہیں +

یہہ شخص اولاً بنی اسرائیل کے سامنے رکھا گیا ہے کہ اُن کی قوم میں سے آیا اس لئے کہ اُسی قوم میں سے اُسکے آنے کا وعدہ تھا (استثنا ۱۸: ۱۵ و ۱۶) نہ صرف ایک وعدہ تھا بلکہ بکثرت و مفصل وعدے تھے ۔ اور نہ صرف بکثرت و مفصل وعدے ہی تھے ۔ بلکہ اُن کی کتب مقدسہ و مسلمہ میں اور اُن کے دستورات و شرایع و قانونات میں الٰہی تحریر سے اُس کی تصویر بھی کھینچی ہوئی موجود تھی اور اُنہوں نے اِس آنیوالے مسیح کو خوب طرح سے مان بھی رکھا تھا اسلئے کہ عہد آدم سے تسلسل یہہ خبریں چلی آتی تھیں کہ کبھی آنیوالا مسیح آویگا ۔ اور یہہ خبریں بہ ترقی کتب انبیا میں مذکور تھیں اور یہاں تک اُس قوم کا اُسپر ایمان تھا اور اب بھی ہے کہ مصنف قرآن جو اُن یہود کے قریب کا باشندہ ہے اُنکا ایمان مسیح کی نسبت معلوم کر کے اپنے قرآن میں گواہی دیتا ہے کہ یہودیوں میں ایک بھی نہیں ہے کہ مرنے کے وقت مسیح پر ایمان لا کے نہ مرتا ہو (نساء ۱۵۷) اس لئے وہ اُنہیں میں آیا کہ وہ اُس کے خاص اپنے لوگ تھے وہ اپنوں میں آیا لیکن اپنوں نے کیا سلوک کیا بہتوں نے قبول نہ کیا وہ گر گئے ۔ بلحاظ آدم و بخطیات خود اگرچہ گرے ہوئے تو پہلے ہی تھے تو بھی کچھ اُمید تھی کہ شاید اُٹھیں گے نہ اُٹھے اور بھی نیچے گرے اسفل السافلین میں پہنچے کچھ تدارک بچنے کا باقی نہ رہا اپنی بدیوں میں لپٹے ہوئے مر گئے ۔ قیامت کو بدیوں میں لپٹے ہوئے اُٹھیں گے وہ اپنے خالق و مالک خدا کے ایسے نافرمان ہوئے کہ خدا سے زیادہ دنیا کو پیار کیا اس کی سزا بھی ہے کہ ابد تک موت میں رہیں ۔ لیکن بہتوں نے قبول بھی کیا ۔ یہہ لوگ فی الحقیقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایسے اونچے اُٹھے کہ خدا کے فرزند ہونے کا اقتدار اُس سے پایا جس کو شمعون نبی ہاتھوں پر اُٹھا کے یہہ باتیں کہہ رہا تھا کہ یہہ بہتوں کے اُٹھنے کا باعث ہے ۔ شاید کوئی کہے کہ ہم کیونکر یقین کریں کہ سچے ایماندار یہودی فی الحقیقت اُٹھ کھڑے ہوئے تھے اور خدا کے فرزند ہو گئے تھے ۔ اس کے جواب میں یہی کہنا بس ہوگا کہ غور سے دیکھ لو وہ کیا تھے اور کیا ہو گئے تھے اُن کے دلوں میں کیسی تبدیلی ہوئی اُن کے خیالات کیسے منور ہو گئے جو انجیل میں مرقوم ہیں وہ الٰہی معرفت کے بھیدوں سے کیسے آگاہ ہو گئے تھے یہہ سب باتیں اُن کے اُٹھ کھڑے ہونے کا نشان ہیں پھر تمام مسیحی کلیسیا کے خواص اشخاص کی حالت پر غور کرنے سے دل اقرار کرتا ہے کہ لوگ سچ مچ مسیح سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں +

اولاً مسیح یہود میں رکھا گیا پھر تمام دُنیا کی سب قوموں کے سامنے رکھا گیا ہے چنانچہ اب وہ ہندوستانی اقوام کے سامنے بھی رکھا گیا ہے اور ہم یہی حال دیکھ رہے ہیں کہ بعض اُس سے ٹھوکر کھا کے گرتے اور بعض اُس سے سمہارے جا کے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں تب اُس کے حق میں شمعون نبی کا قول برابر صادق آ رہا ہے ۔ اور یہہ قول اُس کی نسبت نہ صرف شمعون ہی کا ہے بلکہ یسعیاہ نبی نے بھی (۸: ۱۴ میں) یوں کہا تھا کہ وہ تمہارے لئے ایک مقدس ہوگا پر اسرائیل کے دونوں گھرانوں کے لئے ٹھوکر کا پتھر ٹھوکر کی چٹان اور یروشلم والوں کے لئے پھندا و دام ہوگا وہ پھر کہتا ہے (۲۸: ۱۶) دیکھو میں صیحون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھوں گا آزمایا ہوا پتھر کونے کے سرے



کا پتھر ایک ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان ہے پر جو کوئی اُس پر ایمان لاوے شرمندہ نہوگا - ہوشیع کہتا ہے (۱۴: ۹) خداوند کی راہیں سیدھی ہیں نیک لوگ اُن میں چلیں گے لیکن نافرمان گر پڑینگے +

مسیح کے رسولوں نے اِس مضمون کو بھی اپنے بیانوں میں لاکے خوب یاد دلایا کہ اُس کے حق میں ایسی خبریں بھی ہر قوم میں کہ بہتیرے اُس سے ٹھوکر کھائیں گے اور بہتیرے اُٹھ کھڑے ہونگے (رومی ۹: ۳۲ و ۳۳ و ۱ پطرس ۲: ۴ و ۸) اور یہہ اُن کا بیان اتمام صحت کے لئے اور با انصاف لوگوں کے لئے کہ خبردار ہو جائیں عمدہ بیان تھا کیونکہ اُن کا بیان نہ تھا بلکہ انبیا سلف کا بیان تھا جو خدا کی ہدایت سے مرقوم ہوا اور مسیح کے لئے اُس کی صداقت کا گواہ ٹھہرا -

اب اے میرے ہندوستانی بھائیو یہہ مسیح یسوع خدا کی طرف سے اسوقت تمہارے سامنے رکھا گیا ہے تم بسنجیدگی اُس کی نسبت فکر کرو تاکہ ٹھوکر نہ کھاؤ پر اُٹھو نہ کہ گر پڑو +

تم اسبات پر بھی فکر کرو کہ پہلوں نے جو اُس سے ٹھوکر کھائی اور اب بھی جو بعض اُس سے ٹھوکر کھاتے ہیں اُس کا حقیقی سبب کیا ہے کیا مسیح یسوع میں کوئی بات درحقیقت ٹھوکر کی ہے میرے گمان میں کوئی بات اُس میں ٹھوکر کی نہیں ہے انہیں لوگوں میں جو ٹھوکر کھاتے ہیں کچھ ایسی بات ہوتی ہے جو اُن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہو جاتی ہے کیونکہ مسیح اُن کی باتوں کا مخالف ہوتا ہے اور وہ باتیں جو مسیحیت کے خاصے ہیں اِن لوگوں کو پسند نہیں آتیں +

دیکھو یروشلم کے یہودی کیا کہتے ہیں (یوحنا ۱۱: ۴۸ و ۴۷) یہہ مرد بہت معجزے دکھاتا ہے اگر ہم اُسے یونہیں چھوڑیں تو سب اُس پر ایمان لائیں گے اور رومی آکے ہمارے ملک اور قومیت کو بھی لے لیں گے - معلوم ہو گیا کہ اپنے ملک اور اپنی قومیت کو خدا سے زیادہ پیار کرتے ہیں - اقرار کرتے ہیں کہ یہہ شخص بہت معجزے دکھاتا ہے یہہ گواہی ہے کہ خدا اُس کے ساتھ ہے تو بھی خدا کی طرف آنا منظور نہیں کرتے اپنے ملک اور قوم کو پسند کرتے ہیں اور اپنی حالت پر گواہی دیتے ہیں کہ وہ دل کے اندھے ہیں دانشمند اور روشن ضمیر تو وہ شخص ہے جو سب چیزوں سے زیادہ خدا کو پیار کرتا اور اُس کی مرضی کا جویاں ہے لیکن اکثر یہودی خود پسند (یوحنا ۹: ۴۰) مغرور (لوقا ۴: ۲۸ -) دنیاوی باہمی عزت کے طالب (یوحنا ۵: ۴۴) دینداری کے لباس میں دُنیا کے عاشق (متی ۲۳: ۱۴ سے ۳۷) کلام اللہ کے ساتھ اپنی حدیثیں ملا کے گمراہی میں پڑنے والے تھے (متی ۷: ۸) ایسوں نے مسیح سے ٹھوکر کھائی ہے لیکن خدا دوست حق پسند آدمیوں نے خواہ وہ عوام میں سے ہوں خواہ خاص میں سے مسیح کو پہچانا اور مانا اور اُس کی راہوں میں چل کے سعادت ابدی حاصل کی اور یوں اِن کے اور اُن کے خیالات بھی ظاہر ہو گئے - اور یہی حال اب ہندوستان میں ہو رہا ہے کہ بعض گر پڑتے ہیں اور بعض اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور یوں اُن کے اور اِن کے خیالات ظاہر ہوتے ہیں اور خیالات سے اندرونی دلی حالت ظاہر ہوتی ہے - اور یہہ بھی ایک قسم کی عدالت ہے کہ مسیح کے جی اُٹھنے کے وقت سے شروع ہوئی ہے کہ لوگ اپنی نسبت آپ ہی گواہی دیدیکے مرتے ہیں کہ ہم کیسے ہیں اور ہمارے لئے کیا کچھ ہونا چاہئے اب تم اپنی اپنی نسبت اگر چاہو تو ہوشیار ہو جاؤ کہ نہ گرو بلکہ اُٹھو +

افشای راز محمدی

خدا کے اِنتظام کے بیان میں

فصل (۱) تقدیر کی نوشت کے بیان میں +

یہاں پر یاد رکھنا چاہئے کہ از روئے اسلام خدا نے عالم کا انتظام ازل سے ایک ہی دفعہ کر دیا ہے - جو کچھ کسی جن و بشر سے وقوع میں آسکتا تھا اُس نے ازل سے اُن کی تقدیریں لکھدیا ہے - بدی کرنے والوں پر بدی کرنا مقدر ہو چکا - اور نیکی کرنے والوں پر نیکی کرنا مقدر ہو چکا ہے دیکھو مشارق الانوار حدیث ۲۰۹ +

ابن مسعود ان احدکم یجمع خلقہٗ فی بطن امہ اربعین یوماً ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات ویکتب رزقہٗ - واجلہٗ - وعملہٗ - وشقی اوسعید فوالذی لا الٰہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہٗ و بینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا -

وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ و بینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا -

ترجمہ - بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر ہر آدمی کا نطفہ اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے - پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے - پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے +

پھر خدا اُسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اُس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اُس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے - یعنے محتاج ہوگا یا مالدار +

اُس کی عمر لکھتا ہے کہ کتنا جیے گا -

اور اُس کے عمل لکھتا ہے کہ کیا کیا کریگا +

اور یہہ لکھتا ہے کہ نیک بخت ہوگا بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا -

سو میں قسم کھاتا ہوں اُس کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام

کیا کرتا ہی یہاں تک کہ اُس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہی یعنے بہت قریب ہو جاتا ہی پھر تقدیر کا لکھا اُس پر غالب ہو جاتا ہی سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہی پھر دوزخ میں جاتا ہی۔

اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہی یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ہاتھ بھر کے یا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فاصلہ نہیں رہتا پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہی سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہی پھر بہشت میں جاتا ہی+

سورہ نمل ۴ رکوع فانجیناہ واھلہ الا امراتہ قدرناھا من الغابرین۔

یعنے پس نجات دی ہمنے اُس کو اور اہل اُس کے کو مگر عورت اُس کی کو کہ مقرر کیا تھا ہمنے اُس کو پیچھے رہنے والوں سے +

اِس آیت میں لوط اور اُس کی جورو کا ذکر ہوتا ہی۔ کہ خدا نے لوط کی جورو کو جہنمی مقرر کیا تھا سو وہ جہنمی ہو گئی کیونکہ خدا اُس کو مقرر کر چکا تھا+

سورہ بنی اسرائیل ۲ رکوع میں یوں لکھا ہی۔ وکل انسان الزمنہ طٰئرہ فی عنقہ آخر تک یعنے اور ہر آدمی کو لگا دیا ہمنے اُس کو عمل نامہ بیچ گردن اُس کی کے۔ اور نکالیں گے ہم واسطے اُس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی+

مشارق الانوار ۱۲۸۰ حدیث

عبد اللہ ابن عمرو کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ۔

ترجمہ مسلم میں عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس آگے اور خدا کا تخت پانی پر تھا۔

مشارق الانوار حدیث ۲۴۹۴ عائشۃ ان اللہ خلق للجنۃ اھلا خلقھم لھا وھم فی اصلاب ابائھم وخلق للنار اھلاً خلقھم لھا وھم فی اصلاب ابائھم۔

مسلم میں عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ خدا نے بہشت کے واسطے لوگ بنائے اُس وقت سے اُن کو بہشتی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور دوزخ کے واسطے لوگ بنائے اُس وقت ان کو دوزخی ٹھہرایا جبکہ وے اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

پیارے ناظرین اب آپ ہی فیصلہ کرو ہمارے بیان کی حاجت نہیں+

فصل (۲)، کہ خدا نے ازل ہیں صرف دو طرح کے آدمی پیدا کئے ہیں۔

مشارق الانوار حدیث ۲۴۲ عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق النار فخلق لھذہ اھلاً ولھذہ اھلاً۔

ترجمہ مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا نے بہشت پیدا کی اور دوزخ پیدا کی۔ پھر بہشت کے واسطے لوگ بنائے اور دوزخ واسطے لوگ بنائے+

مشارق حدیث ۹۱۹۔ علیؓ ما منکم من احد الا قد کتب مقعدہٗ من الجنۃ ومقعدہٗ من النار فقالوا یا رسول اللہ افلا نتکل علی کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق لہ اما من کان من اھل السعادۃ فسیصیر لعمل السعادۃ واما من کان من اھل الشقاوۃ فسیصیر لعمل الشقاوۃ ثم قرا فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الی قولہ للعسری۔

ترجمہ۔ بخاری اور مسلم میں علی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر کہ اس کا مکان بہشت سے اور اس کا مکان دوزخ سے لکھ لیا گیا۔ یعنے بہشتی لوگ اور دوزخی لوگ خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے۔ پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنے تقدیر کے روبرو عمل کرنا بیفائدہ ہی جو قسمت میں ہی سو ہوگا؟ تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اس واسطے کہ ہر ایک آدمی کو وہی سہج اور آسان ہوگا جس کے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہی۔ تو جو اہل سعادت سے ہوگا تو وہ شتابی نیک کام کے واسطے مستعد ہو جائیگا۔ اور جو اہل شقاوت یعنے بدبخت ہوگا وہ شتابی سے بد کام پر تیار ہو جائیگا؟+

مظاہر الحق جلد اول باب تقدیر میں سے

عبد اللہ بن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان قلت لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل الجنۃ و اسماء ابائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابداً۔

ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العلمین فیہ اسماء اھل النار واسماء ابائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اخرھم فلا یزاد فیھم و لا ینقص منھم ابداً۔

فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ؟ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ و ان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھما ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ ترمذی۔

ترجمہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیچ ہاتھ ان کے کے دو کتابیں تھیں۔ پس فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہیں یہہ دونوں کتابیں کہا ہم نے نہیں اے رسول خدا کے لیکن یہہ کہ خبر دو ہم کو پس فرمایا واسطے اس چیز کے کہ بیچ داہنے ہاتھ ان کے کے تھی۔ یہہ ہے کتاب پروردگار عالموں کی طرف سے۔ بیچ اس کے ہیں نام بہشتیوں کے اور نام باپوں اُن کے کے۔ اور قوم اُن کی کا۔ پھر جمع کردیا ہے آخر ان کے کو یعنے بطور جمع بندی کے۔ پس نہ زیادہ کئے جاتے ہیں بیچ اُن کے اور نہ کم کئے جاتے ہیں اُن سے کبھی۔

پھر فرمایا واسطے اس کتاب کے کہ بیچ بائیں ہاتھ ان کے کے تھی یہہ ہے کتاب پروردگار عالموں کی طرف سے بیچ ان کے ہیں نام دوزخیوں کے اور نام باپوں انکے کے اور قوم انکی کے پھر جمع کیا گیا آخر اُن کے کو پس نہ زیادہ کئے جاتے ہیں بیچ اُن کے اور نہ کم کئے جاتے ہیں ان میں سے کبھی۔

پس صحابیوں اُن کے نے پس کس واسطے عمل کرنا اے رسول اللہ اگر ہے امر کہ تحقیق فراغت کی گئی اس سے ؟ پس فرمایا خوب مضبوط کرو پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہے واسطے اس کے ساتھ کام بہشتیوں کے کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح۔ تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہے واسطے اُس کے ساتھ کام دوزخیوں کے کے اور اگرچہ کام کرے کسی طرح کے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے پس رکھدیا اُن کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندوں سے یعنے حکم کرچکا ایک جماعت بہشتی اور ایک جماعت دوزخ میں۔

روایت کی یہہ ترمذی نے۔ باقی آیندہ

خسوف وکسوف کا معجزہ

شق القمر کے منکر و تم محمد صاحب کے معجزوں کا کہاں تک انکار کروگے۔ اگرچہ ایک طرف تو عالم لوگ روے زمین کے مدرسوں میں یہہ تعلیم دیویں کہ جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آجاتی ہے۔ چاند گرہن پیدا ہوتا ہے۔ اور جب سورج اور زمین کے درمیان چاند آجاتا ہے۔ سورج گرہن پیدا ہوتا ہے +

اور دوسری طرف ہندوستان کے لوگوں کو برہمن پنڈت گیانی یہہ کتھا سناویں کہ بڑے نارائین جی (خدا) ایک دن ایک بہت ہی خوبصورت عورت بنکر دیوتوں کو امرت جل۔ (آب حیات)۔ پلارہے تھے کہ ایک دیت جس کا نام راہ تھا دیوتوں کی صورت میں امرت جل پینے کے واسطے چاند اور سورج کے پاس بیٹھا۔ (عالم الغیب) نارائین جی نے نہ معلوم کیا کہ یہہ دیت ہے اور اُس کو آبحیات پلادیا۔ چاند اور سورج نے چلاکر نارائین جی کو کہا یہہ دیت ہے۔ تب نارائین جی نے غصہ میں آکر راہ کا سر کاٹ ڈالا۔ مگر چونکہ وہ آب حیات پی چکا تھا۔ نہ موا۔ بلکہ سر میں الگ اور دھڑ میں الگ زندگی رہی تب سے راہ چاند اور سورج کا دشمن ہے۔ جب کبھی یہہ ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں تو راہ چاند اور سورج کو نگلنے چاہتا ہے اور اس طرح سے چاند گرہن اور سورج گرہن پیدا ہوتا ہے (بھاگوت۔ اسکندھ ۸۔ ادھیاے ۲ سے ۹ تک) +

مگر محمدی صاحبان ایک نہیں مانتے۔ وہ مسجدوں کے میناروں کی چوٹی پر کھڑے ہوکر چلا چلاکر بانگیں دے رہے ہیں ”صرف محمد صاحب ہی کی باتیں سچ ہیں۔ باقی سب جھوٹ ہے جھوٹ۔ جھوٹ ہے جھوٹ۔ حضرت محمد صاحب کے زمانہ سے پہلے خسوف وکسوف کبھی نہیں ہوا نہیں ہوا“

”اس کے بعد گفتگو چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارہ میں واقع ہوئی کہ خسوف اور کسوف کا کیا سبب ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج زیر قبہ فلک دو آدمیوں کو دیکھا کہ گلہ اُمت کا کر رہے تھے کہ الٰہی ہم اُن کے گناہ سے عاجز آگئے ہیں۔ تیرے حکم کے منتظر ہیں اگر تو حکم دے ہم اُن کو ہلاک کریں۔ اُس وقت اُن کو فرمان پہنچا کہ ہم۔ تم دونوں سے زیادہ دیکھنے اور جاننے والے ہیں اُن کا کوئی گناہ ہم سے پوشیدہ نہیں۔ تمہیں اس امر سے کچھ واسطہ نہیں۔ میں آمرزگار ہوں۔ آنحضرت صلعم اُس جگہہ موجود تھے جس وقت آپ نے یہہ فرمان سنا غصہ سے گیسوماہ کے اور چوٹی آفتاب کی پکڑی اور بنظر عتاب اُن کو دیکھا۔ فوراً چہرہ آفتاب و مہتاب کا سیاہ ہوگیا۔ مالک (داروغۂ دوزخ) اُس جگہہ موجود تھے آپنے آفتاب اور مہتاب کو اُن کے حوالے کیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کو گرد آسمان کے پھراؤ۔ اس دنیا میں بھی رسم ہے کہ جو شخص چغلخوری وعیب جوئی کرتا ہے منہہ اُس کا سیاہ کرتے ہیں اور کوچہ وبازار میں پھراتے ہیں۔ الغرض جس وقت آنحضرت صلعم معراج سے واپس تشریف لاتے تھے آفتاب ومہتاب دوڑکر آنحضرت صلعم کے قدموں میں گرے اور عرض کی کہ یارسول اللہ آپ اپنے خلق عظیم سے ہمارے حق میں دعا فرماویں کہ نور بازگشتہ ہمارا واپس ہو۔ ہم اپنے اس فعل سے مستغفر ہیں۔ آیندہ کبھی شکایت زبان پر نہ لاوینگے۔ آنحضرت صلعم نے ازروئے ترحم اُن کے حق میں دعا کی نور رفتہ اُن کا واپس ملا۔ الّا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری وفات کے بعد ہرسال اسی طرح سے ایک یا دو مرتبہ تھوڑے عرصہ کے واسطے نور تمہارا لیا جاویگا اور چہرہ تمہارا سیاہ ہوگا۔ اُنہوں نے روکر عرض کی کہ یارسول اللہ جب آپ موجود نہ ہونگے۔ ہمارے حق میں کون دعا کرے گا کہ قصور ہمارا

معاف ہو۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت تمہارے حق میں دعا کریگی۔ اُن کے بالاخانہ ہونگے۔ جس وقت کسوف وخسوف ہوگا۔ وہ بالاخانوں پر چڑھیں گے اور مجھپر درود بھیجینگے اور استغفار کرینگے۔ اُس وقت تمکو نور واپس ملیگا" (مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت اُردو۔ مترجمہ غلام احمد خان صاحب بریاں۔ مطبوعۂ مسلم پریس جھجھر صفحہ ۲۰۰)+

ناظرین نے دیکھ لیا کہ محمدی صاحبان کے پاس محمد صاحب کے اس قسم کے معجزے بہت ہیں۔ اور یہی وجہہ ہو کہ محمدی صاحبان اپنے بچّوں کو سرکاری مدرسوں میں پڑہانا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ پھر ان معجزوں کی تعداد کی جگہہ حرف صفر ہی باقی رہجاتا ہو+

اس معجزہ کے متعلق صرف ایک بات عرض کرنی میں ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہہ ہو کہ جب کوئی شخص کسی کام میں کمال پیدا کرتا ہو تو ضرب المثل ہو جاتا ہو۔ جیسا فرعون اور شیطان۔ اگر کوئی بہت غرور کرے تو کہتے ہیں کہ فلانا فرعون بن گیا۔ یا اگر کوئی بہت بدی کرے تو کہتے ہیں فلانا شیطان ہو+

حضرت محمد صاحب کے زمانہ سے پہلے عرب کے لوگ بنی اسماعیل بت پرستی اور گنہگاری میں ضرب المثل چلے آتے تھے۔ چنانچہ خداتعالیٰ نے آپ قوم اسرائیل کو کہا کہ تم بت پرستی اور حرامکاری میں عرب کے لوگوں کی مانند بن گئے ہو۔ (یرمیاہ ۳ باب ۲۔ آیت) تاہم اُس وقت تک سورج اور چاند نے عربوں کے برخلاف کچھ نہیں کہا تھا۔ پر جب عرب کے لوگ حضرت محمد صاحب کی اُمت بن گئے تو قتل اور لوٹ کھسوٹ۔ جھوٹ۔ ظلم۔ اور ہر قسم کے ظاہری اور پوشیدہ گناہوں کا بازار ایسا گرم ہو گیا کہ چاند اور سورج نے بھی اپنی ساری عمر میں روئے زمین پر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ بھی اُمت محمدی کی گنہگاری سے یہاں تک تنگ آگئے کہ خدا سے جا کر اجازت مانگی کہ اُن کو زمین پر سے فنا کر ڈالیں+

راقم

ب صالح

واقعات اور زمانہ

ایک شہید اور اُس کی ماں کا حال

چند ماہ کا ذکر ہو جب مقام مراش واقع آرمینیا میں مسیحیوں کا کشت اور خون ہو رہا تھا ایک نوجوان مسیحی کو اُس کے قاتلوں کی طرف سے یہہ کہا گیا کہ یا تو تو مسیحی مذہب سے انکار کر کے دین اسلام کو قبول کر نہیں تو تو تہ تیغ ہوگا۔ اُس نوجوان نے قتل کیا جانا منظور کیا اور فوراً اُس کا سر اُڑا دیا گیا۔ جب اُسکے بے سر دھڑ کو اُس کی ماں کے پاس لے گئے تاکہ اُس کو ڈرا کر محمدی بنالیں اُس نے بخلاف اس کے کہ دہشت کھا جاوے یا اپنے بیٹے کو ایسی حالت میں دیکھکر خوف زدہ ہو اپنے مُردہ بیٹے کے ہاتھ کو چوما اور کہا "اے میرے بیٹے یوں ہی کرنا بہتر تھا بہ نسبت اس کے کہ جیکر اپنے خداوند اور منجی کا انکار کرتا"۔ دلاور لڑکے کی مبارک ماں کاشکہ ایسے ہی بیٹے اور ایسی ہی مائیں ہوں+

بھوانی پور کلکتہ میں ایک نوجوان کا بپتسمہ پانا

بھوانی پور لنڈن مشن کالج کے پرنسپل اپنے ایک دوست کی طرف اپنے ایک خط میں یوں لکھتے ہیں کہ ایک شخص بنام نراین چندر بوس نے جس کی عمر ۲۵ سال کی ہو یہاں پر معہ اپنی بیوی اور تین بچّوں کے بپتسمہ پایا۔ یہہ خاندان پھر اُن بہت سی نظیروں میں سے ایک نظیر ہو جن کو مسیح کے پاس لانے کا ذریعہ کوئی پادری صاحب نہ تھا بلکہ ایک مسیحی ہو جو ایک مشہور دوکان بنام سائیکس اینڈ کمپنی کلکتہ کے شریکوں میں ایک شریک ہو۔ اس نو مرید کو مسیحی ایمان کی خاص برکت خداوند سے ملی ہو اور اُس کی بیوی کا سادہ سچا سرگرم ایمان نہایت ہی دلچسپ معلوم دیتا ہو۔ کیا آپ ہمارے ساتھ ان دونوں کی مسیح میں ترقی اور بالیدگی کے لئے دُعا نہ کرینگے؟ اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ تمام مسیحی خواہ وہ منادہوں یا نہ ہوں مسیح کے خادم ہیں اور اُس کی بادشاہت کو ترقی دینے کا وسیلہ بنائے جاتے ہیں۔ کیا تمام مسیحی اس کو اپنا حق سمجھکر فخر کرتے ہیں+

میونچ

بویریا کے شہر میونچ میں سو سال ہوئے کہ سوائے تین مشہور پروٹسٹنٹ مسیحیوں کے اور کوئی نہ تھا۔ اب دیکھا جاتا ہو کہ وہاں پر پروٹسٹنٹ مسیحی جماعت اس قدر بڑھ گئی ہو کہ وہاں کے چار گرجوں میں مشکل سے خدا کے پرستاروں کی سمائی ہوتی ہو۔ "آسمان کی بادشاہت خمیر کی مانند ہو جسکو ایک عورت نے لے کر آٹے کے تین پیمانوں میں ملایا یہاں تک کہ وہ سب خمیرہ ہو گیا"+

ایک روس کا شہنشاہ

آئی وَن ایک شہنشاہ سولھویں صدی میں روس کے ملک میں حکمرانی کرتا تھا۔ اکثر بھیس بدل کر اس امر کے دریافت کرنے کے لئے کہ رعایا کی رائے میری نسبت کیا ہو نکلا کرتا تھا۔ ایک دن ماسکو کے نزدیک گشت کرتے کرتے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جا نکلا۔ تھکان اور ماندگی کا بہانہ کر کے اُس گاؤں کے کئی باشندوں سے مدد کی درخواست کی۔ چونکہ اُس کے میلے کچیلے اور پھٹے پرانے کپڑے تھے اُنہوں نے اس کو حقیر سمجھکر مدد کرنے سے انکار کیا۔ اِس بدسلوکی سے مایوس ہو کر وہ چلا جانے ہی کو تھا کہ اُس کی نظر ایک اور جھونپڑے پر پڑی۔



جہاں پہلے اس نے امداد کی التجا نہیں کی تھی۔ اس جھونپڑے کا مالک گانوں کے باشندوں میں سب سے غریب ایک کسان تھا۔ جلدی سے دروازے پر جا آہستہ سے دستک دی۔ کسان بولا۔ کیوں؟ آپ کیا چاہتے ہیں؟ زار نے نہایت ہی مسکینی سے جواب دیا کہ میں بہت تھکا ماندہ ہوں۔ مجھے آپ رات کاٹنے کے لئے ٹھکانا دیں۔ کسان اپنے مہمان کا ہاتھ پکڑکر اندر لے گیا۔ اور کہنے لگا جو کچھ روکھا سوکھا یہاں موجود ہے حاضر ہے۔ مگر افسوس کہ آپ اچھے موقعہ پر نہیں آئے۔ کیونکہ میری بیوی کے لڑکا بالا ہونے والا ہے اس کی بیقراری سے آپ کو بھی قرار نہیں ہوگا۔ مگر بیٹھئے۔ سردی کی شدت سے تو محفوظ رہئے گا۔ تب وہ نیک کسان اپنی بیوی کے پاس گیا اور ایک گھنٹہ کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ کسان لڑکے کو گود میں لے کر اپنے مہمان کی خدمت میں لایا۔ اور کہنے لگا۔ یہہ میرا چھوٹا بچہ ہے۔ آپ خداوند کی درگاہ میں دعا کیجئے کہ اور روسی طرح اس کو بھی حیات نصیب ہو۔ یہہ بات دیکھ کر مہمان کے دل پر بہت اثر ہوا۔ اور لڑکے کو بغل میں لے کر یہہ کہا کہ میں اس کے قیافے سے سمجھتا ہوں کہ یہہ لڑکا بڑا ہی خوش قسمت اور نیک بخت ہوگا۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ کسی اعلیٰ منصب پر ممتاز ہوگا کسان اس پیشین گوئی کو سنکر مسکرایا۔ اس کے بعد کسان کی دو لڑکیاں اپنے بھائی کو دیکھنے کے لئے آئیں۔ تب کسان کی والدہ بچے کو لےکر چلی گئی۔ اور اَور بچے بھی جا کر سو رہے۔ کسان اپنے غریبانہ بستر پر جا کر لیٹا اور اپنے مہمان کو بھی لیٹ جانے کا اشارہ کیا +

تھوڑی دیر کے بعد جب کسان عین خواب میں تھا۔ تو مہمان جاگ اُٹھا۔ اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جب اُس کی نظر سوئے ہوئے بچوں اور اُن کے والد پر پڑی تو رقیق القلوب ہو کر جی میں کہنے لگا۔ کیا ہی خوش مکان ہے اور کیا امن برس رہا ہے۔ لالچ۔ ہوس۔ معصیت کو یہاں جگہہ نہیں۔ کیا ہی بیگناہی اور عصمت کی میٹھی نیند ہے ایسے خیالات میں اور ایسے بستر پر عظیم الشان شہنشاہ روس نے رات کاٹی علی الصباح اُٹھ کر کسان کو کہنے لگا۔ کہ میرے پیارے دوست اب میں ماسکو جاتا ہوں۔ جہاں ایک کریم النفس سے مجھے تعارف حاصل ہے۔ مجھے اجازت دیجئے۔ میں آپ کی فیاضی اور حسن سلوک کا ذکر اُس سے کروں گا اور اُس کو تمہارے بیٹے کے روحانی باپ بننے کے لئے مجبور کرونگا۔ آپ وعدہ کیجئے کہ میرا انتظار کریں گے کہ بپتسمے کے موقع پر موجود ہو جاؤں۔ مجھے زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے لگیں گے۔ کسان نے اس بھاری وعدے کا کچھ خیال نہ کیا۔ اور نیک نہادی سے اس درخواست کو منظور کیا +

زار وہاں سے رخصت ہو کر ماسکو چلا گیا مگر تین گھنٹے گذر گئے اور کوئی اطلاع نہ آئی کسان اپنے بال بچوں سمیت گرجا جانے کو تیار ہوا۔ کہ یکایک گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اور وہ شہنشاہی خاصہ برداروں کو پہچانتا تھا۔ اپنے بال بچوں کو پکار کر کہنے لگا دیکھو بادشاہ کی سواری جارہی ہے۔ وہ فوراً گھر سے نکل کر دوڑے۔ آدمیوں۔ گھوڑوں اور گاڑیوں کا ایک حلقہ سا بن گیا۔ اور زار کی شاہی گاڑی جھونپڑے کے عین مقابل آکر کھڑی ہوئی +

سواروں نے اُس بھیڑ بھاڑ کو جو بادشاہ کے دیکھنے کے لئے جمع ہوگئی تھی۔ ہٹایا۔ گاڑی کا دروازہ کھولا شہنشاہ اُترا۔ اور اپنے میزبان کی طرف بڑھ کر مخاطب ہوا۔ کہ میں اپنا اقرار پورا کرنے کو آیا ہوں۔ بچہ مجھے دو۔ اور میرے ساتھ گرجا چلو۔ کسان تصویر کی طرح حیران کھڑا تھا۔ کبھی بادشاہ کی طرف حیرت اور خوشی سے دیکھتا۔ کبھی اس کے شاہی لباس اور بیش بہا جواہرات پر نظر ڈالتا کبھی امیروں اور رئیسوں کے ہجوم کیطرف جو اُسے گھیرے ہوئے تھے نگاہ ڈالتا۔ اس شان و شوکت اور دبدبے میں وہ اس غریب اجنبی کو نہ پہچان سکا۔ جس نے تمام رات اس کے پہلو میں کاٹی تھی +

چند لمحے تک بادشاہ اُسے حیران دیکھ کر خوش ہوا۔ پھر کہا کل تم نے انسانیت اور ہمدردی کے فرایض کو پورا کیا۔ آج میں اپنے شاہی فرض کو جسکے ادا کرنے میں مجھے نہایت خوشی ہے پورا کرنے کو آیا ہوں وہ یہہ ہے کہ تمکو تمہاری نیکی کا اجر دوں میں چاہتا ہوں کہ تم اسی حالت میں رہو۔ جس سے تمکو اتنی عزت پرہیزگاری اور امن حاصل ہو جس کا میں بھی رشک کرتا ہوں۔ لیکن ایسے سامان تمہیں دونگا جو تمہارے کام میں امداد دیں۔ بہت سا غلہ دونگا۔ بہت سی چراگاہیں اور ایک بڑا وسیع مکان دونگا جس میں تم مہمان نوازی کے فرایض کو اچھی طرح انجام دے سکو۔ تمہارا بچہ جو اب پیدا ہوا ہے وہ میری زیر حفاظت رہیگا پھر مسکرا کر کہا۔ کیوں؟ میں نے پیشین گوئی کی تھی یا نہیں کہ یہہ بچہ خوش قسمت ہوگا۔ نیک کسان سے کچھ جواب نہ بن آیا۔ خوشی کے مارے آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ دوڑ کر اپنے بچے کو لایا اور نہایت ادب سے زار کے قدموں میں ڈالدیا نیک مہر بادشاہ کے دل پر اس بات کا بڑا اثر ہوا بچے کو اُٹھا کر اپنی گود میں لیا۔ اور خود گرجا میں لے گیا۔ رسم کے تمام ہونے کے بعد بادشاہ کے دل میں یہہ خیال آیا۔ کہ اس کو ماں کے دودھ سے بے بہرہ رکھنا مناسب نہیں۔ بچے کو اُس کی ماں کے حوالے کر کے یہہ کہا کہ جب اس کی شیرخوارگی کا زمانہ تمام ہو تو اسے میرے پاس بھیجدینا نیک طینت بادشاہ نے وعدے کا ایفا کیا۔ اپنے خاص ایوان میں اُس کو تعلیم دلوائی۔ اور کسان کی معاش کا انتظام کیا۔ مدت تک کسان اور اُس کے کنبے پر الطاف کی نظر سے دیکھتا رہا +

(از ہفتہ وار)

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن اکتوبر ۳۱- جدہ اور مکہ کے درمیان کی سڑک عربی لٹیروں کے باعث غیر محفوظ ہو رہی ہے +

ہندوستان سے گئے ہوئے حاجی لوٹے جا رہے ہیں +

قسطنطنیہ کے انگریزی سفیر نے حاجیوں کے لئے سلطان روم سے حفاظت کی درخواست کی ہے +

افواہ ہو رہی ہے کہ زار روس ٹرکی معاملہ کی نسبت ایک کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کرنے کا ارادہ کرتا ہے +

لنڈن اکتوبر ۳۱- ٹرکی روم کی مالی تکلیف کے باعث روسی گورنمنٹ نے جنگ ٹرکی کے خرچ کی سالانہ قسط کو نصف کر دیا ہے +

لنڈن ۳۰- اکتوبر- نیوفونڈلینڈ کے پلیسنیا بے میں چاندی اور سکے سے بھری ہوئی فراخ تہہ دریافت ہوئی ہے +

لنڈن ۳۰- اکتوبر- میڈیگاسکر سے خبر آئی ہے کہ انٹیریر کا وزیر ہوا نامے اور ملکہ کا چچا شاہزادہ رسیمنگا کا کورٹ مارشل ہوا اور جدید بغاوت میں شرکت کرنے سے پھانسی دئے گئے +

لنڈن ۳۱- اکتوبر- کرنل لیبرٹ اور جرمن افسروں کی ایک پارٹی چین کی طرف روانہ ہونے والی ہے جہاں جا کر وہ چین کی افواج کو از سر نو فوج بندی کریں گے +

۳۱- اکتوبر کو لاہور میں ایک عام جلسہ بصدارت کرنل ہچنسن کمشنر قسمت لاہور انسداد قحط کے چندے کے قایم کرنے کے بارے میں ہوا +

یہہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا چھیس اور تیس ہزار روپیہ کے درمیان یا تو جمع ہوا یا وعدہ کیا گیا +

کابل کی خبروں میں بیان کیا جاتا ہے کہ مرحوم خان ملا خان کا ولی عہد امیر افغانستان کی طرف سے ستوفی کا بیٹا قاضی سعد الدین مقرر ہوا جواب ہیرات کا گورنر ہے +

یہہ شخص افغانستان کی حد بندی کی کمیشن میں امیر کابل کا وکیل رہا ہے +

صوبہ پنجاب قحط اور گرانی غلہ کے باعث جیل خانوں میں قیدیوں کے شمار میں ترقی ہو رہی ہے +

خیال کیا جاتا تھا کہ جاواں کا سینٹرل جیل موسم سرما میں توڑا جاوے گا باوجود اس کے کہ نہر کا کام ہو چکا ہے قیدیوں کا شمار اسقدر بڑھ گیا ہے کہ اُسکا جاری رکھنا مناسب سمجھا گیا ہے +

لنڈن ۳۰- اکتوبر- ایک انگریز میٹی نامے کیوبہ میں گرفتار کیا گیا ہے اور اُس پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ کھیتوں کو آگ لگانے کے لئے لوگوں کو اُبھارتا ہے +

لنڈن ۳۰- اکتوبر- جزایر سولو میں ایک سازش برپا ہوئی ہے وہاں کا گورنر مقامی فوج تیار کر رہا ہے اور فوجیں منیلا سے جنگ گاہ میں جا رہی ہیں +

مدراس ۲۹- اکتوبر- پادری ایس مارلی صاحب کل کے روز ٹنیولی اور مدورا کے بشپ کے عہدے پر مامور کئے گئے +

اخبار مدراس میل اُمید کرتا ہے کہ لیمبتھ کانفرنس آئندہ سال کلکتہ کے بشپ کو کلکتہ کے آرچ بشپ کا خطاب دیگا +

اس خطاب کے بشپ صاحب حقدار ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے ہندوستان میں کلیسیا کی ترقی کے لئے بڑی سعی کی ہے +

مدراس ۲۹- اکتوبر- کہتے ہیں کہ فساد نگا پٹم کے تعلق ۲۰ اور فسادی گرفتار کئے گئے ہیں +

فورٹ سینڈیمان ۲۹- اکتوبر- جمعرات کی شام کو قریب ۵ بجے ۴۴ نمبر کے ایک پٹھان سپاہی نے جب کہ پہرہ دے رہا تھا انشا گھر کی کھڑکی میں سے ۳ گولیاں چلائیں اور تین انگریزی افسروں کو زخمی کیا +

پھر ایک رجمنٹ کے نوکر پر گولی چلائی دو افسر مر گئے ہیں مگر ایک زندہ ہے +

سنا گیا ہے کہ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے اپنی ایک تصویر مکمل بہ جواہر بطور تحفہ شاہ چین کی خدمت میں روانہ کی ہے +

ہنگری میں انتخاب پارلیمنٹ کے متعلق بڑا شور و غوغا بپا ہے- فوج پرامینٹ پتھر برسائے جاتے ہیں اور طرح طرح کے فساد کئے جاتے ہیں +

۲۱- اکتوبر کو الہ آباد سے خبر آئی ہے کہ مہاراجہ ٹہوا کا ۲۰ ماہ مذکور کو انتقال ہوا مہاراجہ صاحب ایک لڑکا تین سال عمر اور ایک شیر خوار دختر چھوڑ گئے برہمنوں کے سرغنہ تھے +

عالیجناب لفٹنٹ گورنر ۸ نومبر کو دہلی سے روانہ ہو کر دو روز جالندہر اور دو روز لاہور اور تین روز راولپنڈی میں مقام کر کے سرحد کو جائیں گے مگر ٹھیک طرح سے ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا +

مراد آباد میں سرکار کیجانب سے ایک محتاج خانہ کمشنریٹ کے مکانات میں قایم ہوا ہے- تخمیناً چار سو محتاج اُس میں داخل ہیں +

پیرس کے ایک ڈاکٹر نے بجلی کی قوت سے تپ دق کا علاج دریافت کیا ہے اکثر مریضوں پر آزمائش کی گئی اور ۸۰ فی صدی کو آرام ہو گیا +

مضامین مفید المبتدین

کوریہ میں مشن ورک

اس امن آباد کا رقبہ - ۸۲۰۰۰ مربع میل ہے - قریب قریب اتنا ہی جتنا کہ برطانیہ اعظم - اور آبادی ۱۱۰۰۰۰۰۰ - جن میں ۷۰ پروٹسٹنٹ اور ۳۰ رومن کاتھلک پادری کام اور جان فشانی کر رہے ہیں - محیط اس جزیرہ کا ۱۷۰۰ میل ہے - اُس کے بندرگاہ ونسن اور فسیوسن ہیں جن میں سرو کے درخت بکثرت پائے جاتے ہیں - چملپو جہاں غالباً صلح نامہ ہوا تھا ۲۵ میل دار الحکومت سیول سے ہے - جہاں سے دخانی جہاز ہر دو ہفتہ کے بعد چین اور جاپان کو جایا کرتے ہیں - علیحدگی مدتہائے دراز سے یہاں کی حکومت کی حکمت عملی رہی ہے - چین سے بھی کسی قدر دوری رکھی گئی تھی ۱۸۷۱ء میں ممالک متحدہ امریکہ سے جہازوں کا ایک بیڑا زیر حکم کموڈور راجر کے بھیجا گیا تھا - پانچ قلعے فتح کر لئے گئے - پھر بھی ریاست نے صلح کر کے معاملہ کرنے سے انکار کیا - بعدہ جاپان نے کوشش کی اور کموڈور پیری کی تدابیر جنگ کی پیروی کر کے کامیابی حاصل کی جہاں اور سب ناکامیاب رہے تھے - سیاحوں نے کوریہ کی اچھی طرح سے سیر کی ہے - چنانچہ اب ملک کی حالت اچھی طرح معلوم ہو گئی ہے - تنہائی پسندی کی خصلت اس ملک کا خاصہ نہیں ہے - مگر یہہ چینی انتظام سلطنت کا ایک شگوفہ تھا - جس کی وجہ سے چین کو اس پر حکومت کرنے کا موقع ملا - جیسے بچے تہ خانہ میں جانے سے ڈرتے ہیں جبکہ اُن سے کہہ دیا ہے کہ اُس میں بھوت رہتے ہیں - اسی طرح کوریہ کے باشندوں کو بھی اُن کے محافظ چینیوں نے کہہ دیا ہے - کہ جملہ بیرونی حکومتوں اور قوموں سے ملنا معصیت ہے +

کورین اگر اکیلا چھوڑا جائے تو چینی سے بہت فرق ہے - بیچارا کورین کسی کے پاؤں پاس بیٹھ کے سیکھنے کو تیار ہے ابھی تک وہ چین کے پیر پاس بیٹھ کے سیکھتا تھا - جس نے اُس کو یہہ سکھلایا کہ میری روشنی اور تعلیم بالکل کافی ہے - اور کورین جس کو کچھ نہیں آتا اسپر یقین کر گیا جب غیر ملک کے باشندہ کی ملاقات اُس کے ساتھ ہوئی تو اُنہوں نے اِس کے دستوروں اور مذہب پر نقطہ چینی کرنی شروع کی اور سمجھا کہ یہہ وحشی قوم ہے - لیکن اب دونوں طرف سے رفاقت شروع ہے - مشنری کورین کے وہموں اور وسواسوں کو اچھی طرح سمجھنے لگے ہیں اور وہ مشنریوں پر بھروسا کرنے لگے ہیں اس تبدیلی نے مسیحی دین کے واسطے رستہ کھول دیا ہے - اور بائبل کے سیکھنے کا شوق دوگنا بڑھ گیا ہے - ڈاکٹر الیسن پہلا تھا جس نے نشتر کی نوک سے اس دروازہ کو کھولا تھا - تب سے وہ آسانی سے اندر باہر جاتا ہے - اس کو بازار میں سنانے کی مناہی ہے - لیکن اندر اور گھر میں جتنا چاہے سنا سکتا ہے + پہلی خوشخبری جو اس دور کے ملک میں گئی سو چند لوگوں کی طرف سے گئی تھی جنہوں نے ۱۸۷۳ء میں کچھ کتابیں پیکنگ سے طالب علموں کے واسطے بھیجی تھیں جو کہ نامور کنفوشس Confucius سے تعلیم پاتے تھے وہ یہہ کتابیں پڑھ کے زیادہ سیکھنے کے مشتاق ہو گئے - اور پیکنگ گئے - اُنہوں نے آکے اور لوگوں کو سکھلایا یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے اُس کو قبول کر لیا - اور بعضوں نے بہت تکلیف اُٹھائی - اور شہید ہوئے - لیکن امریکہ سے جہاز آئے اور ان بیچاروں کی مدد کی +

پروٹسٹنٹ مشنری قریباً ڈیڑھ سو برس بعد گئے - اور دھیمی روشنی اور بجھتے ہوئے چراغ کو روشن کیا - آج کے روز بھی بہت چوڑا دروازہ نہیں کھولا لیکن آگے سے زیادہ لوگ بائبل سُنتے ہیں اور بازار میں سُننے کی خاطر کھڑے ہو جاتے ہیں اور گھیر لیتے ہیں - بہت سے سکول و گرجہ گھر تیار ہو گئے ہیں ریل کی سڑکیں بن گئی ہیں - محل اور بازار میں اتوار کو پاک جان کر آرام کرتے ہیں - یہہ تبدیلیں بادشاہ کی مرضی کے موافق ہیں - جو کہ چین کے آگے بے مرضی جھک رہا تھا - کیونکہ اور کوئی رستہ نہیں تھا امیر لوگ بائبل پڑھتے اور اسکا چرچہ کرتے اور گرجہ گھر بالکل بھر جاتے ہیں مشنری لوگوں کے واسطے اب وہ وقت جس کے واسطے وہ دعا کرتے اور دل سے چاہتے تھے آگیا ہے - قوم پڑھنے کی طرف مایل ہے اور ترقی کے واسطے آرزو کرتی ہے - اس قوم کا کبھی کوئی مذہب نہیں تھا - صرف پڑھے لکھے آدمی کنفوشس کے پیرو تھے اور جاہل لوگ بھوت پریت کے ماننے والے + اب جو مشکل پیش آرہی ہے سو یہہ ہے - کہ کھیت میں مزدور نہیں ہیں - جو کام کر رہے ہیں اُن کے کاندھے پر برداشت سے زیادہ کام ہے اور کوریہ کا یہہ حال ہے کہ متلاشی ہر طرف - نئے کام کے واسطے رستہ ہر طرف اور سُننے والے تیار اور راست - کھیتی پکی ہوئی لیکن کاٹنے میں دیر ہو رہی ہے - جاپان نے بڑی کوشش کی ہے - کاشکہ وہ اس ملک کے مسیحی کرنے کا بھی وسیلہ ہو جیسے کہ وہ اُس کے روشن کرنیکا وسیلہ ہوا ہے + بدھ مذہب آجکل جاگ اُٹھا ہے لیکن مسیحی اس سے نہیں ڈرتے - گنہگار کا دل بدھ مذہب کی تعلیم سے کبھی سیر نہیں ہوگا اس اثنا کورین نے ایک دفعہ مشنری سے کہا تھا کہ اگر کوریہ کو مسیحی کرنا ہے تو عورتوں سے شروع کرو جب کوریہ ماں عیسائی ہو جائیگی تو کوریہ کیواسطے اُمید ہوئے لیکن عورتوں کو پہنچنا بہت مشکل ہے ایک دفعہ جو وہ خاوند کے گھر میں گئی پھر موت کے بعد باہر آتی ہے لیکن تھوڑی سی دیکر مسیحی عورتیں گئی ہیں اور ملک میں بائبل سُناتی پھرتی ہیں - ان بہادر عورتوں کیلئے دعا کرنی چاہئے کہ ان کی تعداد



شعر و سخن

خمسہ

بر غزل حضرت سفیر مرحوم از طبعزاد منشی برکت اللہ چودھری محب

شمع تجھ سے دل ہم لگائے ہوئے ہیں
ہو پروانہ جلنے کو آئے ہوئے ہیں
کرم کر جلادے ستائے ہوئے ہیں
سبھوں سے جواب اب تو پائے ہوئے ہیں
تری روشنی میں ہم آئے ہوئے ہیں

نہ تھا کوئی ہمدرد و غمخوار میرا
نہ تھا آشیانہ کہیں نہ بسیرا
فلک نے پروں پر تھا مقراض پھیرا
سُنا جبسے فیض مسیحائی تیرا
شکایت تیرے پاس لائے ہوئے ہیں

نہ مہر و محبت رہی آشنا میں
نہ کچھ دلربائی رہی دلربا میں
سبھی نکلے مشتاق قہر و جفا میں
ہوئے یار اغیار تیری ولا میں
جو اپنے تھے وہ بھی پرائے ہوئے ہیں

بھرو سہ تھا جن کا وہی دے گئے دم
ہے سب وہ مشق ستم میں مقدم
کریں یاد کس کس کو کس کا کریں غم
نہ خویش و اقارب نہ مونس نہ ہمدم
تیرے پیچھے سب کو بھلائے ہوئے ہیں

کرو دور سینے سے درد نہاں کو
توانا کرو اپنے اس ناتواں کو
شفا کو میری اب ہلا دو زباں کو
کرو تازہ دم اپنے اس نیم جاں کو
کہ تم نے تو مردے جلائے ہوئے ہیں

یہاں تک میں آیا ہوں افتاں و خیزاں
سفر کی مصائب سے حیراں پریشاں
ہو اب اس پہ پیرو کا دیدار درماں
نہ روکو ہمیں دخل جنت سے درباں
کہ ہم بھی مسیح کے بلائے ہوئے ہیں

بشر نے جو دل سے بھلایا خدا کو
خود ہی ہو کفارہ خوش آیا خدا کو
تجسم مسیحا میں بھایا خدا کو
جنہوں نے مسیحا میں پایا خدا کو
وہ اپنی خودی کو مٹائے ہوئے ہیں

جہاں پر تسلط مسیحا کا ہوگا
ہر اک بندہ سلطان عیسیٰ کا ہوگا
شہنشاہ مسیح ساری دنیا کا ہوگا
علم سرنگوں فوج اعدا کا ہوگا
صلیب مسیحا اُٹھائے ہوئے ہیں

محب اب نہ گھبراؤ رنج و ضرر سے
نہ بیدل و بیکل ہو درد جگر سے
گذر آئے ہیں مشکل بحر و بر سے
سفیر اب نہ بیدل ہو طول سفر سے
کہ منزل کے نزدیک آئے ہوئے ہیں

ضرورت

انبالہ چھاؤنی مشن مڈل سکول کیلئے ایک سند یافتہ مسیحی ہیڈماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ۔۔۔ مکان مفت۔ چنانچہ درخواست کرنے والے اپنی درخواستیں جس میں اپنی عمر بھی درج ہو معہ اسناد مینیجر مشن سکول انبالہ چھاؤنی کے نام پر بھیجیں ۔

ایک خادم الدین بستر مرگ پر پڑا تھا۔ اس کے دوست نے اُس سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کیا آپ مرجائیں گے۔ اُس نے جواب دیا کہ میرے دوست! مجھے اس خیال کی ذرا پروا نہیں۔ اگر میں مروں تو میں خدا کے پاس جاؤں گا۔ اور اگر نہ مروں تو خدا میرے ساتھ رہیگا ۔

نوح کی کشتی میں بہت سے کمرے تھے۔ لیکن دروازہ ایک ہی تھا۔ چنانچہ خدا نے نوح کو فرمایا کہ "کشتی کے ایک طرف دروازہ بنا" اسی طرح ہماری نجات کی کشتی کا ایک ہی دروازہ ہے۔ اور وہ مسیح ہے۔ (سپرجن)

یہ دنیا خواب در خواب ہے۔ جوں جوں ہم عمر میں بڑھتے ہیں ہمارا ہر ایک قدم ایک قسم کی بیداری ہے۔ جوان لڑکپن کی نیند سے بیدار ہوتا ہے۔ پختہ آدمی جوانی کے خیالات پر ہنستا ہے۔ اور بوڑھے کو گذرے ایام خواب سے دکھائی دیتے ہیں۔ کیا موت آخری نیند ہے؟ نہیں وہ آخری بیداری ہے۔ (سر والٹر [illegible])

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ ۱ر
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر عہ
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ۲ر
ایک شخص کے نام سے سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی ۔

لودیانہ

تعداد پیدائش ۔ ۵۴ ۔ تعداد اموات ۳۴ ۔

پادری ایم۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب اڈیٹر ایل ایل ڈی۔ حسب فہم نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا